اداریہ

اسلامی بیداری و عصری فکر و آگہی

مختلف النوع انسانی تہذیب وتمدن کے طلوع وغروب اور عروج وزوال کی تاریخ کے محققانہ مطالعہ وعادلانہ وغیر جانبدارانہ تجزیہ کے دوران طرح طرح کے اہم نکات ہماری نگاہوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ جب انسانی معاشروں کو سماجی اور ثقافتی میدان میں وسعت وترقی کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہوگیا کہ نمایاں انسانی صفات اور روحانی ومعنوی قدروں کے ساتھ تمسک ووابستگی کے بغیر ترقی وسربلندی حاصل کرنا ممکن نہیں ہے تو ان انسانی تہذیبوں اور تمدنوں نے معنویات اور عظیم انسانی صفات سے گہرا رابطہ قائم کرلیا اور ترقی وسربلندی کی منزلیں طے کرنے لگیں دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ عظیم انسانی تہذیبوں کی نشوونما اور عظمت وسربلندی میں معنویات نے اہم اور نمایاں کردار ادا کیا ہے اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ دوران تاریخ دنیا کی تمام نمایاں تہذیبوں کا سلسلہ پیغمبران الہی سے جڑا رہا ہے اور یہ الہی نمائندے' پیغام وخداوندی احکام کے سایہ میں انسانی معاشروں کے معنوی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دنیائے بشریت کی ہدایت ورہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔

پتہ چلا ہے کہ منزل کمال کی طرف گامزن انسانی تہذیبوں میں مذہب ومعنویات کو بنیادی اور کلیدی اہمیت حاصل رہی ہے چنانچہ جیسے ہی انسانی معاشروں نے مذہب ومعنویات کی طرف سے لاپرواہی اور بے توجہی اختیار کی' دینی وروحانی قدروں کو فراموش کیا اور ان کے رہنماؤں میں انحراف وبے راہ روی کا بازار گرم ہوا' یہ نمایاں تہذیبیں زوال ونابودی سے ہمکنار ہوگئیں۔ انسانی معاشروں میں بے جا تعصب کا دور دورہ دکھائی دینے لگا اور انسانی سماج کو بیوقوف بنانے کے لئے طاغوتی وسامراجی رہنما الہی آئین وقوانین کو نمائشی اور نام نہاد منطقی قوانین میں تبدیل کرنے لگے۔ جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ دھیرے دھیرے یہ تہذیبیں ظاہری ترقی کے ساتھ ساتھ فساد وبدعنوانی' جہالت اور انحراف وبے راہ روی کے دلدل میں دھنستی چلی گئیں اور تفرقہ واختلاف نے وحدت ومساوات کی جانشینی اختیار کرلی۔

تاریخ بشریت گواہ ہے کہ ایسے فاسد ونامساعد اور غیر انسانی ماحول میں دین اسلام کا ظہور عمل میں آیا۔ انحراف وجہالت کا یہ عالم تھا کہ خانۂ توحید الہی شرک وبت پرستی کا مرکز بن چکا تھا اور دنیا کے دیگر علاقوں میں بھی رائج ادیان ومذاہب انحراف وبے راہ روی کا شکار تھے۔ چنانچہ اسلام کا سورج نمودار ہوتے ہی جہالت وتاریکی کے بادل چھٹ گئے اور دنیائے بشریت کو نجات وسربلندی کا راستہ صاف دکھائی دینے لگا۔ اسلامی احکام وہدایت نے بشریت کو سعادت آمیز وقانون پسندانہ زندگی کا پیغام سنایا اور عظیم اسلامی تعلیمات والہی ثقافتی معیار کے سایہ میں انسانی معاشرہ نے ترقی وخوشحالی کی منزلیں طے کرنا شروع کردیں۔ چنانچہ مختصری مدت میں انسانی معاشرہ نے مختلف النوع علوم وفنون' منطق وفلسفہ' ہنر وادبیات اور زندگی کے دیگر شعبوں میں غیر معمولی ترقی حاصل کرلی۔ اسلامی ثقافتی قدروں اور معیاروں کے سایہ میں انسانی سماج نے یہ غیر معمولی اور نمایاں ترقیاں اس وقت حاصل کرلی تھیں جب یورپ جہالت اور خرافات کی زندگی بسر کررہا تھا۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ ایسی واضح حقیقت ہے جس کا اعتراف غیر مسلم محققین نے بھی کیا ہے کہ عظیم الشان اسلامی مفکرین اور دانشوروں نے علوم ومعارف کے تمام شعبوں میں ایسی عظیم کامیابی حاصل کی کہ آنے والے وقت میں ان کے علمی تجربات ونتائج جملہ علوم وفنون کی بنیاد بن گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دین اسلام کی بنیاد نہایت استوار ومستحکم ہے۔ اس کی بنیاد محکم ومدلل وناقابل تحریف کتاب قرآن مجید ہے اور یہ دین' خداوند عالم کا پسندیدہ ترین دین ہے اور پیغمبر اسلامؐ خداوند عالم کے آخری نبی ہیں اور اسلام کا مقصد بنی نوع انسان کو ابدی اور دوامی سعادت عطا کرنا ہے اور اس کا اعجاز ومعجزہ خود اس کی بقا وہمیشگی ہے لیکن چند صدیوں کے دوران الہی راہ وروش سے دوری وعلیحدگی اور دین اسلام کے بنیادی اصولوں کی فراموشی کی وجہ سے اسلامی معاشروں پر جمود وپسماندگی چھاگئی۔ جس امت واحدہ کے کندھوں پر دنیائے بشریت کی قیادت وہدایت کی ذمہ داری تھی وہ آپسی اختلافات کے

طاقتوں کے درمیان جھلنے لگی اور اسلام دشمن طاقتوں کو طعنہ آمیز انداز میں یہ پروپگنڈہ کرنے کا موقع ہاتھ آگیا کہ معاذ اللہ وہ اسلام جو خود مسلمانوں کو باہمی میل جول اور امن و سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا سلیقہ نہ سکھا سکا وہ عالمی انسانی سماج کو راہ نجات و سعادت کیسے دکھا سکتا ہے؟ جی ہاں! ایک سچے اور دین مسلمان کی حیثیت سے غور و فکر کی ضرورت ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب و عوامل ہیں جن کی وجہ سے جگہ جگہ پر خود اپنے ہی ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور امت اسلامیہ پر غیر معمولی اداسی و مایوسی اور پسماندگی و بے سروسامانی چھائی ہوئی ہے؟ اسلامی بیداری کے سایہ میں اور عصری فکر و آگہی کو بروئے کار لاتے ہوئے ان اسباب و عوامل کو مختصر لفظوں میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

الف۔ حقیقت الٰہی پر مبنی حقیقی اسلامی راہ و روش سے دوری و علیحدگی۔

ب۔ قومی، نسلی و مذہبی تعصبات و خرافات سے تمسک و وابستگی اور علمی و سماجی تحقیقات کی طرف سے لاپرواہی و بے توجہی۔

ج۔ سماجی عدالت، انفرادی و اجتماعی حقوق کی حفاظت، صحت و سلامتی اور تعلیم و تربیت جیسے شعبوں پر مشتمل ایک ترقی یافتہ و شگفتہ تمدن کے بنیادی اصول و قوانین کی وسعت و اشاعت میں دین مبین اسلام کی استعداد و صلاحیتوں کی فراموشی۔

د۔ اسلامی معاشروں کے لیڈروں کے درمیان تفرقہ و نفاق اور بے سبب عداوتوں اور جھگڑوں کی بھرمار۔

ان تمام اسباب و عوامل نے استکباری طاقتوں اور اسلام کے جانی دشمنوں کو یہ موقع فراہم کر دیا کہ وہ موجودہ صورتحال سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی معاشروں کے درمیان شگاف پیدا کرنے میں ہمہ تن سرگرم ہو جائیں۔ چنانچہ گزشتہ چند صدیوں کے دوران بعض منافقین کی براہ راست حمایت و پشت پناہی اور ناواقف و نادان عناصر کی بالواسطہ حمایت و ہمدردی کی وجہ سے مسلمانوں پر خوب مظالم ڈھائے گئے اور ان کی تباہی و بربادی کے لئے ہر ممکن وسیلہ اور غیر انسانی ہتھکنڈوں کا بھرپور استعمال کیا گیا۔

عصر حاضر میں امریکی سامراج نے اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن کی حیثیت سے اپنے طفل نامشروع یعنی صہیونی حکومت کی اعلانیہ حمایت و سرپرستی کے ساتھ دنیائے اسلام کے لئے نہایت خوفناک رنگ و روپ اختیار کر لیا ہے اور وہ روز بروز ایسے منصوبے بنانے میں لگا ہوا ہے جن کے ذریعہ اسلام کو بدنام کرتے ہوئے مسلمانوں کو تباہی و بربادی کا شکار بنایا جا سکے۔ لہٰذا مذکورہ بالا اسباب و عوامل کا بغور مطالعہ و تجزیہ کرتے ہوئے ہم لوگوں کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی فکر کرنی چاہئے اور اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی و بازیابی اور اسلامی ارمانات و مقامات عالیہ کی تکمیل کے لئے فقط نعرہ بازی کافی نہیں بلکہ اس وقت غیر معمولی اسلامی بیداری و ہوشیاری اور حقیقی اسلام محمدی کے سلسلے میں گہری آگہی و سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں لگاتار کوشش و جد و جہد کرتے رہنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اور یہ ایک مسلم الثبوت حقیقت ہے کہ کسی مشن و مقصد کی بیخ کنی و نابودی کے لئے فقط یہی کافی نہیں ہے کہ اس پر بھرپور حملہ کیا جائے گا بلکہ اگر اس مشن و مقصد کے دفاع میں کوتاہی و لاپرواہی برتی جائے تو یہ بد حفاظتی اس کی نابودی میں اور زیادہ موثر ثابت ہو گی۔

آج سے بیس سال قبل ایرانی مسلمانوں نے حضرت امام خمینیؒ کی دانشمندانہ قیادت میں پرچم اسلام کی دوبارہ سربلندی کے لئے ایک نئی اور عظیم تحریک شروع کی جو در حقیقت اسلامی معاشرہ کی قیادت و رہبری میں اسلامی ثقافت و اصول و آئین کی ترویج پر مشتمل تھی اور اس کا بنیادی مقصد امت اسلامیہ ایران کی خود آگاہی تھا اور اس تحریک کی عظیم ترین و مقدس ترین نعمت مسلمانان عالم کے درمیان وحدت و اتحاد قائم کرنے کی مخلصانہ کوشش تھی۔

ولایت فقیہ جیسے اہم اور بنیادی اصول پر قائم ہونے والی اس عظیم تحریک نے غیر معمولی اور جاودانہ استحکام و ثبات قدم حاصل کر لیا چنانچہ وہ دشمنان اسلام جو اس خام خیالی میں مبتلا تھے کہ اس تحریک کے بانی حضرت امام خمینیؒ کی رحلت کے بعد اسلامی نظام حکومت گوشہ نشینی کا شکار ہو جائے گا، وہ اس کی روز افزوں وسعت و مقبولیت کو دیکھ کر شرمندہ و مایوس رہ گئے اور انہیں یہ سمجھنے میں چنداں دشواری نہیں ہوئی کہ حقیقی اسلامی تحریک کی مقدس راہ کسی ایک شخص کی ذات پر قائم نہیں ہے بلکہ مقدس الٰہی مقصد و مشن ہے جو قرآنی اصول و آئین پر قائم ہے چنانچہ سردست امام خمینیؒ کے فرزند معنوی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای اس الٰہی تحریک کے قائد و علمبردار ہیں اور امید قوی ہے کہ موجودہ صدی کا یہ عظیم کرشمہ اور اس کی درخشاں عظمت و کامیابیاں اس کے حقیقی مالک و وارث حضرت ولی عصر مہدی آخر الزماں (عج) کے ظہور تک قائم رہیں گی۔